قسط نمبر پانچ

گاڑی روک کر وہ کچھ دیر سٹرینگ تھامے بیٹھا رہا۔لب زور سے دبائے وہ اپنے اندر لاوے کو پھٹنے سے روک رہا تھا۔لاوا پھٹے گا تو رے کا تکلیف ہو گی اور وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔رے کے ساتھ ارہا بھی تھی اور سکندر مر کر بھی ارہا کے سامنے اپنا سخت روپ نہیں دکھائے گا۔گاڑی سے اُتر کر بھی اس نے اپنی سن گلاسس نہیں اُتاری وجہ بڑی سادہ تھی۔اس کی آنکھیں سُرخ اور انگارے سے بھری ہوئی تھیں۔جلن اتنی ہو رہی تھی کہ کوئی حد نہیں جس کا وہ کچھ کر تو نہیں سکتا سوائے برداشت کرنے کے۔مالی بر آمدے میں موجود بڑا سا وائیپر مار رہا تھا۔بھا کو دیکھا کر وہ رُک گیا اور مودب انداز میں سکندر کو سلام کیا۔سکندر اپنے سوچ میں اتنا گُم تھا کہ اس نے دھیان نہیں دیا اور سیدھا اندر گھس گیا۔مالی ایک دم حیرت میں چلا گیا۔بھا کا موڈ اچھا ہوتا تھا یا بُرا۔بھا سلام ضرور کرتے تھے اور گھر میں ان کی موجودگی ایک الگ رونق لاتی تھی تو یہ آج خاموشی کی وجہ کیا تھا۔یہ خاموشی تو صرف ایک بار آئی تھی جب بختاور حداد کے ساتھ سویٹزرلینڈ چلی گئی تھی۔اس دن سکندر مطمن تھا مگر مطمن ہونے کے ساتھ وہ اتنا اپ سیٹ تھا کہ سارا دن اس نے کچھ کھایا نہ کسی سی بات کی۔چہرے پہ اُداسی رقم تھی۔

یار آپ لوگ ایسے روئے گے تو میرے لئے جانا مشکل ہو جائے گا۔" بختاور رمشا کے آنسو صاف کرتی روتے اور ہنستے ہوئے بولی۔حداد وائیٹ شرٹ اور نیوی بلیو جیکٹ میں ملبوس کھڑا ایک سال کی ارہا کو پکڑے بختاور کی بات پہ اپنی آنکھیں گھمانے لگا۔

"پلیز بختاور میں تم سے کوئی الٹی حرکت کی اُمید نہ کروں۔جلدی ملو سب سے۔"

ماموں آپ نے میری بیٹی کو زرا بھی تنگ کیا یا اسے چھوٹی سی تکلیف دی تو سکندر کچھ کرے یا نہ کرے میں ضرور آپ کو چھوڑوں گی نہیں۔" رمشا آنسوؤں سمیت بختاور کی کنپٹی پہ پیار کرتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔حداد حیرت سے ہنس پڑا۔

شکر کرو یہ چڑیل تم لوگوں کو پرائیسی دے رہی ہے۔سکون سے جیو اپنی زندگی۔مجھ بیچارے کو دیکھو جس نے اب ساری زندگی رونا ہے اور اسے جھیلنا ہے۔" بختاور نے اسے گھورا۔ارہا ان سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔وہ ڈینم کا جمپ سوٹ پہنے 'کیوٹ سے ہیر ل سٹائل میں بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

نانا چڑیے۔" ارہا نے حداد کے کہنے پہ سیدھا کھلکھلا کر کہا۔بختاور اور رمشا کے ساتھ حداد بھی حیرت سے ارہا کو دیکھنے لگا۔بختاور کی ہنسی چھوٹ گئی پھر وہ ہلکہ سا چلائی۔

یہ بات۔کزن ہو تو ارہا کی جیسی۔میری جان اب تو ماما کے ساتھ ساتھ میری بابا بھی میری طاقت ہے۔اس لئے حداد "عظیم میرے ساتھ پنگا لینے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔

میں حیران ہوں بختا یہ شیطان بہت جلدی بولنے لگی ہے۔اس عمر میں تو میں نے ایک بھی بچے کو بولتے ہوئے نہیں پایا "

۔" رمشا اپنی انھو کی بچی کو دیکھنے لگی جو حداد کی داڑھی چھیڑ رہی تھی۔

آپی ارہا کوئی عام بچی تھوڑی ہے۔یہ ماما کا بیٹی ہے۔دیکھنا یہ سات سال کی عمر میں ماما کا بزنس جوائن کر لے گی۔" حداد "

نے تاسف سے سر ہلا کر اپنی بیوی کو دیکھا جو گرے ٹرٹل سویٹر ڈریس 'بلیو جینز اور لانگ بوٹ میں پیاری مگر جھلی ہی لگ

رہی تھی۔

ہاں اس معصوم کے ذہن میں یہ بات نہیں بھی ہوگی مگر تم یہ بات ڈال دینا اور اس سکندر کا بھی کوئی بھروسہ نہیں ہے "

الٹے کاموں کی وجہ سے ہی تو وہ مشہور ہے۔" کہتے ہوئے اس نے ارہا کے ہاتھ پکڑے جو بیچارے کو نوچنے کے لئے تیار

تھی۔اس نے ارہا کے گال پہ پیار کیا۔

"ایک ریکویسٹ ہے میری جان اپنی آپی کی طرح بالکل نہ بنا۔"

جا!! پی۔" حداد نے دیکھا بخت دائیں جانب سکندر کی آفس کی طرف جا رہی تھی۔سکندر بھی یہی تھا مگر کسی ضرور"

کال پر وہ آفس چلا گیا تھا اور کافی دیر ہوگئی تھی ابھی تک نہیں آیا۔حداد نے رمشا کو دیکھا تو وہ زرا سا مسکرائی۔

کافی اپ سیٹ ہیں۔آپ تو جانتے ہیں بیٹی کو رخصت کرنا آسان نہیں اور بختاور تو سکندر کی جان ہے۔" اس میں تو کوئی "

شک نہیں تھا۔حداد نے سر ہلایا۔

سمجھ سکتا ہوں میں۔ تمھارے سے پہلے بختاور کے علاوہ سکندر کا کون تھا۔آ و تھوڑی سی ہم بات کر لیتے ہیں لان میں "

" جا کر اُن کو اپنا ٹائیم سپینڈ کرنے دو۔

"لان میں زرا ٹھنڈ ہے ماموں ارو بیمار پڑ جائے گی ایک تو یہ لڑکی سویٹر بھی نہیں پہنتی۔ "

دروازے کو دستک دیتے ہوے اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔

"میں اندر آسکتی ہوں۔"

سکندر جو بختاور کی بچپن کی تصویر پکڑے کھڑکی کے ساتھ کھڑا سوچ میں گُم تھا۔ایک دم ہڑ بڑا گیا اور جلدی سے چہرہ

دوسری طرف موڑ کر اپنے آنسو صاف کیے اور عینک پہنی۔

آو بچے اجازت کیوں مانگ رہی ہو۔" سکندر نے کھل کر مسکراتے ہوئے بختاور کو کہا۔بختاور کا دل مزید بھر آیا جب "

سکندر کی آواز جذبات کی وجہ سے کافی بھاری اور بوجھل تھی۔

"آپ کی کال ختم ہو گئی ماما؟"

بختاور نے آہستگی سے آفس کے اندر داخل ہوتے ہوے کہا۔

ہاں کب کی میں بس آنے ہی والا تھا۔" وہ بختاور کو دیکھ نہیں رہا تھا مڑتے ہوے وہ فریم سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔بختاور نے "

مٹھیاں خود کو کنڑول کرنے کے لئے بھینچی۔

آپ کو پتا ہے ماما بابا نے ابھی حداد کو چڑیل کہا۔" سکندر حیرت سے رُکا پھر ہولے سے ہنسا۔بختاور کو یہ ہنسی نجانے "

کیوں زبردستی کی لگی۔

بہت اچھا کیا۔اس ڈیش کو ایسا ہی کہنا چاہیے۔" سکندر ٹیبل پہ اپنی فائل سیدھی کر کے لیپ ٹاپ کے قریب رکھنے لگا "

۔وہ بختاور کو دیکھ نہیں رہا تھا۔بختاور مزید آگے آئی تو اس نے سکندر کی انگلیوں میں لرزش محسوس کی۔وہ ذرا سا پیچھے

ہو کر کیبنیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔جیسے کچھ تلاش کر رہا تھا۔بختاور سے رہا نہیں گیا۔وہ سیدھا چلتے ہوئے سکندر کے

ساتھ لگ گئی۔

Mama please don't hold back .

بس بختاور کا اتنا کہنا ہوا سکندر کی سسکی نکل گئی جس کا گلا اس نے بڑا تیزی سے گھونٹا۔

ماما آپ بے فکر ہو جائے میں جانتی ہوں آپ ڈر رہے ہیں۔ڈر نا بنتا بھی ہے لیکن پلیز مت ڈرے ماما۔حداد تھوڑے "

عجیب ضرور ہے لیکن وہ بہت اچھے ہیں۔آپ سے زیادہ اچھے نہیں ہیں مگر مجھے خوش رکھے گے۔بس چھپ کے سے گن

دے دیجیے گا تا کہ ضرورت کے وقت میرے کام آ سکے۔" سکندر ایک دم ہنس پڑا۔اپنے آنسو کو اس نے اس بار بہنے دیا

لیکن بولا کچھ نہیں۔

ماما میں آپ کو بہت مس کروں گی۔" وہ یہ بات بولتے ہوئے اپنی عمر سے بہت چھوٹی دکھائی دے رہی تھی۔سکندر "

نے اس کے سر پہ پیار کیا۔بختاور چاہتی تھی وہ کچھ بولے مگر اس کا ہر دم بولنے والا ماما چُپ تھے۔


Do not copy without author's permission

ماما آپ کو یاد ہے جب میں سات سال کی تھی اور ہمیں ایک شیٹ ملی تھی۔اس میں ہمیں اپنی فیملی ممبر کا نام لکھنا تھا "
۔سب نے یہ ٹاسک اچھے سے کیا تھا جبکہ میں نے۔۔۔۔( وہ ہنسی) میں نے فادر کے نیچے ماما لکھا۔مدر کے نیچے ماما۔
بردار سسٹر کے نیچے ماما۔دادا دادی کے نیچے ماما۔نانی نانا کے نیچے ماما مطلب کے پورے خاندان کے ممبر کے نیچے ماما لکھا۔
ٹیچر نے مجھے کھڑا کیا اور مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا کیا ہے میں نے ؟سب کے نیچے ماما تھوڑی لکھنا تھا میں نے کہا سب ہی تو
میرے ماما ہیں۔میرا تو ماما کے علاوہ کوئی نہیں۔" وہ کہتے ہوئے سکندر سے الگ ہوئی سکندر نے تیزی سے آنکھیں بند کر
لیں۔

آج میرے پاس ایک بہن' ایک کزن' شوہر'ہانی ماما مطلب کے پورا خاندان ہے ماما مگر آپ کا پلڑا ہمیشہ بھاری رہے گا"
ماما۔آپ خالی ایک سب کے برابر ہیں۔آپ میری طاقت ہیں ماما۔" سکندر مڑتے ہوئے ٹیشو اُٹھا کر تیزی سے عینک اُتار
کر اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔

ماما آپ مجھے مس نہیں کریں گے ؟" سکندر رُک گیا مڑتے ہوئے اس نے بخت کو دیکھا پھر لب زور سے دبائے پھر "
آہستگی سے کہا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بخت؟"

اِدھر آو تمھیں کچھ دینا ہے۔" اس نے بختاور کا ہاتھ پکڑا اور اسے سامنے چیر پہ بیٹھایا پھر گھوم کر اس نے کیبنیٹ کھولا "
اور چابی کہی سے نکال کر اس نے نچلا لاکر کھولا پھر ایک ڈبہ نکالا پھر چلاتا سامنے چیر پہ آبیٹھا۔

صوفی نے کہا تھا کہ یہ میں تمھاری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد دوں۔ تمھاری شادی کی بات اس نے کبھی کی ہی نہیں۔ "

کہتی تھی سکندر بس اسے پڑھانا خوب سارا۔اتنا کہ وہ اپنے پاوں پہ کھڑا ہونا جانتی ہو پھر اسے یہ دینا باقی سب تو۔۔۔۔"

پھر وہ ایک دم چُپ ہو گیا جیسے وہ بات بختاور کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔

انڈیپینڈنٹ تو کبھی تمھیں بنا نہیں سکا۔ساری زندگی تمھاری چھاوں بنا رہا ہے۔پڑھا بھی نہیں سکا اتنا اور شادی "

کرادی۔ میں جانتا ہوں صوفی کو مجھ سے کوئی گلہ نہیں ہے مگر میں اس کی خواہش ٹھیک سے پوری نہیں کر سکا۔" وہ

چُپ ہو گیا مزید کچھ کہنے لگا کہ بختاور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

نہ ہی مجھے انڈیپنڈنٹ بننے کا شوق تھا ماما نہ ہی مزید پڑھنے کا۔۔رہا سوال شادی کا تو ماما آپ نے کہا تو میں نے شادی کر لی۔"

آپ جب مجھے کہتے جس سے کہتے میں شادی کر لیتی۔پڑھائی کی فکر مت کریں ماما حداد کی ذمہ داری ہوں میں وہ اب ممی کا

خواب پورا کریں گے۔" اب سکندر کو وہ کافی بڑی اور کافی سمجھدار لگی۔

میرے بس میں ہوتا تو میں کبھی جانے نہ دیتا بلکہ کسی بہت اپنے سے تمھاری شادی کروا دیتا مطلب تم میرے سامنے "

"ہوتی مگر ایسا کہاں ہوتا ہے سوری مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیا بول رہا ہوں۔

بخت مسکرائی۔

اِٹس اوکے ماما۔ ویسے ایک بات پوچھوں آپ تو بھا ہیں آپ تو سب کچھ کر سکتے تھے۔ حداد آپ کو پسند نہیں تھا مگر پھر "

بھی آپ نے میری ان سے شادی کروادی۔ایسا کیوں؟" سکندر نے حیرت سے ابرو اوپر کیے پھر بولا۔

"ان باتوں کا اب کیا مقصد۔۔"

نہیں بتائیں ماما میں جانے سے پہلے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آپ نے کیا سوچ کر حداد سے میری شادی کروائی؟" سکندر" نے گہرا سانس لیا۔

کیونکہ وہ تمھاری خوشی تھا بخت۔ کیونکہ تم حداد سے محبت کرتی تھی۔ تم نے یہ بات کسی سے نہ کی ہو مگر مجھے یہ پتا تھا۔" دوسرا حداد سے زیادہ تمھیں کوئی خوش نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ بات مجھے پتا تھی مگر میں پھر بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ عمر میں تم سے بہت زیادہ بڑا تھا آئی مین وہ مجھ سے بھی تین سال بڑا ہے بخت لیکن خیر عمر سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جوڑی بھی اللہ بناتا ہے۔" وہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا۔

جب میں غصے سے حداد کے گھر گیا تھا۔ رمشا کو لینے تو۔۔ تو بڑی سی بڑی توپ چیز بھی میری دہشت کے آگے ڈھیر" ہو جاتی تھی یا پھر چُپ ہو جاتی تھی۔ حداد کو تمھاری محبت نے طاقتور بنا دیا وہ میری آنکھیں میں آنکھیں ڈال کر بنا خوف کے بولا۔"کہ بخت اس کی ہے!! بخت کی کسی اور کی ہونے کی وہ اجازت نہیں دے گا۔"تب مجھے احساس ہوا کہ وہ تو "میرا عکس نکلا محبت کے معاملے میں۔

میں درحقیقت اپنے جیسا شخص تمھارے لیے ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ خاص کر محبت کے معاملے میں۔" بختاور نے ابرو جوڑ" کر سکندر کی آخری بات سُنی پھر تیزی سے بولی۔

یہ بات تو آپ نے بالکل غلط کی ہے ماما۔ محبت کے معاملے حداد زیرو ہیں۔" سکندر اب کی بار ہنس پڑا۔"

کوئی نہیں چنداا سے سبق سکھادوں گا۔اب یہ لو۔" بختاور نے باکس سکندر سے لیااور کھولا۔اس نے سر اُٹھایا۔سکندر "

نے اشارے سے کہا کہ پہنو۔بختاور نے امیر الڈ سٹون کے ایر رنگز اُٹھائی۔

اصلی نہیں ہیں مگر یہ میں نے ہی صوفی کو اپنے پیسوں سے اس کی سالگرہ بھی دیے تھے۔سولہ سال کا تھا میں۔۔" "

بختاور نے نم آنکھوں سے مسکرا کر پہنے اور سکندر کو دیکھا۔

اس سے خوبصورت تحفہ مجھے آج تک نہیں ملاماما تھینک یو سو مچ۔" دروازے پہ دستک ہوئی۔حداد دروازہ کھول کر "

اندر آیا۔

"یہ میلوڈرامے کا کب تک پروگرام ہے؟"

سکندر نے اسے تند سے دیکھا۔

"مزید دس گھنٹے تمھیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ "

"ہاں حداد فلائیٹ بیشک کینسل کر دیں کیونکہ مجھے ماما سے خوب ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں۔"

oooooooooooooooooooooooooo

بختاور حداد کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔وہ کافی تھک گیا تھا تو بختاور نے اسے لیٹ جانے کا کہا جس پہ اس نے صرف

اتنا کہا کہ وہ اس کا سر دبا دے۔اب اس کا سر دباتے دباتے وہ اچانک اپنے پرانے وقت کو سوچنے لگی پھر ایک دم حداد کے

سوئے ہوئے چہرے کو دیکھ کر چونکی اس نے مڑ کر ڈرپ کا سٹینڈ زرا سا پیچھے کیا اور دراز کھولا اس نے ڈبہ دیکھا جو کہ ریپیر

میں پیک ہوا تھا۔ وہ زرا سیدھی ہو کر بیٹھی اور اس نے ڈبہ نکالا۔ ڈبے کو دیکھتے ہی اس نے مڑ کر حداد کو دیکھا پھر آہستگی سے اُٹھی اور واش روم آئی۔ اس نے دروازہ آہستگی سے بند کیا اور پیکٹ کھولا۔

پیکٹ کھولتے ہوے اس نے دیکھا ایک کالا باکس تھا۔ اسے کھول کر اس نے دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئ یہ تو وہی ایر رنگز تھی جو ماما نے اس کی امی کو دی تھی اور پھر اسے سویٹزرلینڈ جانے سے پہلے۔ یہ تو کہی کھو گئے تھے۔ کتنا روئی تھی اس دن وہ۔ کتنا بُرا اور شدید ترین جھگڑا گیا تھا اس نے حداد سے۔ نوبت حداد پہ بیلن تک پھینکنے کی آگئ تھی مگر لگی کول کو اور اب حداد کو یہ مل گئ۔ وہ اسے یہ تحفے کے طور پہ دینا چاہتا تھا اور وہ اس سے لڑ رہی تھی۔ بختاور کی ایک آنکھ سے آنسو نکل آئے۔ اگر آج حداد کو کچھ ہو جاتا تو کہاں جاتی وہ۔ ایسا عذاب آ جانا تھا کہ ماما بھی کچھ نہ کر سکتے۔ کسی بُرے خیال کو سوچ کر اس نے اپنا سر زور سے جھٹکا پھر ایک دم سے اس کے دماغ میں آئیڈیا آیا۔ ہاں اب سرپرائیز ہقنے کی باری حداد کی تھی وہ تیزی سے باہر نکلی اور اپنے بیگ سے کٹ نکالا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

دروازے کو کھول کر اس نے دیکھا اس کا کمرہ خالی تھا۔ نہ اسے ربے کی آوازیں سُنائی دی اور نہ ہی ارہا کی۔ کہاں تھی وہ دونوں۔ وہ قدم آگے بڑھاتا اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کیا اس نے دروازہ جیسے بند کیا اسی وقت ارہا کے کمرے کا دروازہ کھول کر رمشا آئی اور اس کو اتنے خوبصورت گاون میں ملبوس دیکھ کر سکندر ایک دم ساکت ہو گیا۔ رمشا نے اسے دیکھا اور ایک دم اس ساکت پا کر گلابی پڑ گئی۔

"فون کیوں کاٹ دیا تھا آپ نے۔اتنا بھی کیا ناراض ہونا تھا۔جب میں نے کہا تھا کہ میں اپنے پیارے سے ہزبنڈ کو لائیو ریمپ واک دوں گی تو ایسے غصے سے کاٹ دیا۔اب دیکھیں آپ کی بیٹی کو جوس کی بوٹل دے کر سلا کر آپ کے سامنے ہوں۔" سکندر نے دیکھا اس نے بولڈ ریڈ لپ سٹک لگائی ہوئی تھی۔بالوں کی سٹائلنگ کی ہوئی تھی۔کانوں میں اسی کے دیے سوائیر کوشی کے ٹاپس۔وہ تو کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔چلتے ہوئے وہ اس کے سامنے آئی۔سکندر کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔تکلیف سے اس کا سر پھٹنے کو ہو گیا۔اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔کچھ غلط ہونے جا رہا تھا۔اس نے آنکھیں بند کرنا چاہی مگر اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔بہت مشکل۔وہ کسی اور کے دیے ہوے جوڑے میں ملبوس قیامت ڈھا رہی تھی۔کسی اور کے دیے ہوے جوڑے میں۔کسی اور کے۔رمشا نے گھوم کر اسے اپنا آپ دکھایا پھر کھل کر مسکراتے ہوے اسے دیکھا جو ابھی تک حرکت میں نہیں آ رہا تھا۔

اوہو مسٹر میں آپ میں کھوں جاتی ہوں زرا یہ گلاسس تو اُتارے پھر صحیح سے دیکھے مجھے۔" سکندر ہلا ہی نہیں۔رمشا" نے کمر میں ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا پھر زرا سا گھورا۔

سکندر اب زیادہ ہو گیا ہے۔آپ تو بالکل سٹل ہو گئے ہیں کہ گلاسس بھی اُتارنا بھول گئے۔اوف۔" وہ آگے بڑھی اس" نے سکندر کی گلاسس اُتاری تو ایک دم اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوے جھٹکا لگا۔

"سکندر !! "

وہ چُپ تھا۔ بالکل چُپ مگر اس کی آنکھیں بہت کچھ بول رہی تھیں۔ اتنا بے صبرا اور جنگلی آدمی اس وقت صبر کے بڑے کٹھن مراحل سے گزر رہا تھا اور یہ صرف وہی جانتا تھا۔ وہ اس کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔ اس کا گلا گھونٹ دینا چاہتا تھا۔ بلکہ وہ اس وقت اپنے آپ کو مار دینا چاہتا تھا۔ وہ اس پورے گھر کو آگ لگا دینا چاہتا تھا۔ وہ اس کے معاملے میں انتہا پسند تھا۔ حد سے زیادہ۔

سکندر آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ سکندر بولیں۔" رمشا نے اس کے دونوں گال تھامے اور بڑی پریشانی سے کہا۔" سکندر کا شور دل کو کانپنے پہ مجبور کر دیتا تھا۔ سکندر کی خاموشی سب سے زیادہ خطرناک تھی۔ سکندر خاموش ہوتا تھا تو سمجھو کچھ بُرا ہوتا تھا بہت زیادہ بُرا اور اس کی خاموشی رمشا کو ڈرا رہی تھی۔ سکندر کے فون کا مسیج ٹیون ہوا اس نے فون بڑی خاموشی سے نکالا۔ اس نے دیکھا کسی انون نمبر پہ وائیس کال آئی ہوئی تھی۔ رمشا کے ہاتھ اپنے گال سے ہٹا تا وہ پیچھے ہوا۔

سکندر۔۔۔" سکندر نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا کہ رمشا کو خوف آیا۔ اس نے فون کان سے لگایا پھر ایک بڑی عجیب سی آواز میں کوئی بولنے لگا۔ لگتا ہے کسی نے آواز بدلی تھی۔

تکلیف ہوئی؟ میں نے دیکھا نہیں اسے مگر میں اپنے خیالوں میں لا رہا ہوں اسے۔ بہت حسین لگ رہی ہے۔ ویسے " میری انسٹر یکشن پوری کی بیوٹی نے؟ ظاہر ہے کی ہو گی ایک بات میں جانتا ہوں اس کی وہ تعبدار بہت ہے۔ یہی بات ہی تو مجھے اس کی پسند ہے لیکن چاہتا ہوں یہ تعبداری صرف میرے لئے ہو۔ اُف مت پوچھو کا پو کیسے دل تکلیف سے کانپ

رہا ہے یہ پرنسس کی بیوٹی تم دیکھ سکتے ہو تم اسے چھو سکتے ہو مگر دل اس تسلی پہ ہے کہ میرا دیا ہوا ڈریس اس نے پہنا اور بہت جلد وہ۔۔۔۔۔۔" آگے جو اس نے لفظ کہا اس پہ سکندر نے زور سے فون زمین پہ پھینکا۔ رمشا نے دل پہ ہاتھ رکھا

۔

ڈریس چینج کر کے آو رمشا۔" اس نے رے کے بجائے رمشا کہا۔"

"سکندر رکک۔"

میں نے کہا ڈریس چینج کر کے آو نہیں تو میں اس ڈریس کے ساتھ تمھیں بھی آگ لگا دوں گا۔" وہ فون کو پیروں سے " روندتے ہوئے اتنا زور سے چلایا کہ ارہا کی رونے کی آواز آئی۔

سُنا نہیں تم نے رمشا۔" رمشا کانپتے ٹانگوں سے سیدھا واش روم کی طرف گئی۔ دانت کو زور سے پیستے ہوئے اس نے " زور سے دیوار پہ مکا مارنا شروع کر دیا۔ وہ پاگل ہو گیا تھا اس کمینے کے آخری لفظ نے اس کے دل پہ تیر پھینکے تھے۔ کون تھا وہ۔ کیوں پیچھے پڑ گیا تھا اس کی بیوی کے وہی بیوی جس کا وہ دیوانہ تھا جو اپنے مرنے کے بعد نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی اور کی ہوئی۔ اس کے لئے اتنے بڑے الفاظ اور الفاظ سے زیادہ اس نے اس کے دیے ہوئے کپڑے پہنے اور اس کے تائید سُنی وہ رُکا تب جب اس نے کسی کا رونا سُنا۔ اس نے دیکھا تو ایک دم اس کا دل ڈوب گیا۔ ارہا کی ٹانگیں کانپ رہی تھی اور وہ اپنے بابا کو اس روپ میں دیکھ کر ڈر گئی اور رونا شروع ہو گئی۔ اتنا زور سے کہ اس نے سکندر کے آگ میں تپتے وجود پہ سخت ٹھنڈا پانی پھینک دیا۔

باباہرٹ۔۔۔باباہرٹ۔۔ممی۔۔بڑ۔۔باباہرٹ۔" ہاں اس کے باباہرٹ تھے لیکن سکندر اپنی بچی کو اس حالت میں "

دیکھ کر ہرٹ ہو گیا۔

اروارہا۔۔" سکندر نے اپنے ہاتھ دیکھا پھر دیوار کو۔رمشا باہر آئی تو ایک دم اس نظارے پہ اسے جھٹکا لگا۔وہ تیزی سے "

بھاگ کر ارہا کو پکڑنے لگی پھر اس نے ارہا کا چہرہ اپنے سینے میں چھپالیا۔رمشا نے جس دُکھ بھری نظروں سے سکندر کو

دیکھا سکندر مزید کٹ کے رہ گیا۔

بہت غلط کیا آپ نے بہت غلط داود۔" وہ بھی بیٹی کے ساتھ رودی اور تیزی سے ارہا کو لے کر کمرے سے چلی گئی۔"

سکندر تیزی سے ان کے پیچھے گیا مگر رمشا نے ڈر کے مارے دروازہ بند کر دیا۔سکندر دروازے پہ زور سے ہاتھ مارا۔

دروازہ کھولو رمشا۔" وہ سخت لہجے میں بولا۔"

"سکندر ہوش میں آئے۔۔ارہا ارہا کی خاطر۔"

" !!!! میں نے کہا دروازہ کھولو رمشا"

"الیکس پلیز ارہا کو لے جاو۔اگر چُپ نہ ہوے تو جاوید بھائی کو دے دینا۔"

"آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔کاپو نے کچھ کہا تو نہیں آپ کو؟"

اگر رمشا تم نے دروازہ نہیں کھولا میں خود کو آگ لگا دوں گا۔" جب رمشا نے کچھ نہ کیا سکندر اندر گیا اس نے دیکھا" ڈریس ڈریسنگ روم کے زمین پہ پڑا ہوا تھا۔اس نے بڑی نفرت سے اس ڈریس کو اُٹھایا اور لائیٹر نکالا کسی نے اس کے ہاتھوں سے ڈریس کھینچا۔

بس!!! بس بہت ہو گیا!!! " اس نے دیکھا رمشا شیر نی بنی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑی۔ وہ اس" وقت ارہا کی ماں تھی اور اسے سکندر پہ غصہ تھا۔اس کی وجہ سے ارہا کو تکلیف ہوئی۔ سکندر کو تکلیف ہوئی۔

سائیکو۔ میڈ۔ کیا بولوں میں آپ کو۔ سکندر آپ کی انتہا پسندی ایک دن مجھے مار دے گی۔ آپ مرے یا نہ مرے کوئی " مرے یا نہ مرے میں مر جاوں گی۔ میں آپ کی رے مر جاوں گی۔" وہ ڈریس کو پھینکتے ہوئے تیزی سے بولی۔

نہیں جاتی کہی۔ نہیں آتی کسی کے نظروں کے سامنے۔ آج سے پردہ شروع کر دوں گی۔ لیکن ہاتھ جوڑتی ہوں آپ " کے ہاتھ پیر بھی پڑ جاوں گی۔ بس کر دیں۔ آپ کی ٹرامپلنگ نہیں سہہ سکتی اب میں۔اب اس میں میں نہیں ارہا پہ "ایفیکٹ ہو رہی ہے۔ وہ بیچاری گھبرا گئی سکندر وہ بول رہی تھی بار بار بابا ہرٹ بابا ہرٹ اور بابا بابا کو کیوں نہیں خیال۔

تمھیں لگتا ہے میں پاگل ہوں؟ سائیکو ہوں؟ یہ سب میں نے جان بوجھ کے کیا۔ مجھے شوق ہے۔" وہ غصے سے مزید" اونچی آواز میں چلایا۔

میری بہن کا میری آنکھوں کے سامنے گینگ ریپ ہوا رمشا میری اپنی آنکھوں کے سامنے۔ میری بیوی کو بہت سی بار " کسی نے ہیرس کرنے کی کوشش کی۔ اسے دھمکایا۔اس پہ حملہ کیا۔ میری بخت کے ساتھ اس سے بھی بُرا ہوا دس مہینے وہ

صدمے میں رہی۔ سمجھو کومے میں تھی!!!!! اوراب اب میری برداشت ختم ہوگئی رے میں تھک گیاہوں۔ٹوٹ گیاہوں۔یہ ڈریس میں نے نہیں دیا تمھیں۔کوئی تمھارے پیچھے ہے۔کسی نے تمھیں پھول بھیجے۔کسی نے تمھیں یہ ڈریس بھیجا۔۔کسی نے تمھیں وہ چیٹ دی۔اوراب کی کال میں تم سُناچاہو گی اس نے کیا کہا۔۔۔تم سُنو گی تو شاید تم دعا کرو کہ تمھارے کانوں کے پردے پھٹ جاِے جبکہ میرے تو بہت کچھ پھٹ چکا ہے۔میری نیندے بھی اُڑھ گئی اور تم مجھے سائیکو کہتی ہو۔ہاں ہوں میں رمشا سائیکو ہاں ہوں۔۔۔بختاور ہوتی تو کبھی مجھے سائیکو نہ کہتی۔بختاور مجھے سمجھتی صوفی بھی اتنا نہیں سمجھتی۔تم بھی مجھے نہیں سمجھتی یہاں تک کے میری ارو بھی مجھے سائیکو سمجھنے لگی۔" آخر میں وہ رو دیا۔اب سکندر نے رمشا کی بھی سانسیں چھین لیں۔

مجھے دُنیا والوں نے سائیکو ہی بنادیا ہے رمشا۔میں کبھی انسان نہیں بن سکتا۔کبھی بھی نہیں۔تم مجھ پہ ایک احسان کرو" مجھے انسان سمجھنا چھوڑدو۔میرے سے انسانیت کی توقع لگانا چھوڑدو۔" اور رمشا نے خاموشی سے آگے بڑھ کر سکندر کا چہرہ تھاما پھر اپنی پیشانی اس کی پیشانی کے ساتھ ٹکائی۔سکندر اب پھر سے چُپ ہو گیا تھا۔

دوبارہ مجھے رمشامت کہیے گا۔آپ کا پو ہیں۔آپ بیسٹ ہیں۔اس کی اتنی چھوٹی سی حرکت پہ گھبرا گئے۔سکندر گھبراتا" نہیں ہے سکندر ڈراتا ہے۔سکندر میک دم بلیڈ۔جو آپ کو تنگ کرتا ہے۔جو آپ کو چھیڑتا ان کو ختم کر دے۔پلیز خود کو ٹارچر مت کریں۔مجھے تکلیف ہوتی ہے آپ کی رے کو۔" سکندر نے جھک کر اس پہ پیار بڑا زوردار حملہ کیا اور رمشا کو مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔

•••••••••••••••••••••••••

سکندر حدید سے بات ہوئی تمھاری؟" ولی کے کہنے پر مصطفی نے سگریٹ کا گہرا کش لیا اور گلا کنکھارتے ہوئے بولا۔ "

"ہاں۔ مجھ سے ملنا چارہا تھا۔ مجھے لگتا ہے اسے کوئی کام ہے مجھ سے۔"

"دوسرے کے کام کرنے والے بندے کو تم سے کیا کام ہوگا؟ رشیا جاوگے پھر تم یا وہ آسٹریا آئے گا۔"

"پاکستان میں ہے وہ۔ اُدھر ہو اور اس کی موجودگی کی بھی خبر نہیں ہے تمھیں۔"

"عجیب بات ہے۔ مجھے یہ بات کیوں نہیں پتا چلی۔ ویسے کام کیا ہے؟"

" یہ تو مل کے ہی پتا چلے گا فی الحال مجھ سے پراگ اور یورپ کے بزنس ٹائیکون کی لسٹ مانگی ہے۔"

"ہیں اسے تو ویسے ہی پتا چل سکتی ہے تم سے کیوں پوچھ رہا ہے۔"

"اسے عام بزنس مین کے ناموں کی لسٹ نہیں چاہیے۔"

تو؟" وہ کمرے میں ٹہلتے ہوئے سگریٹ کے کش لیتے ہوئے بولا۔"

" وہ جن کے انڈر ورلڈ کے ساتھ تعلقات ہیں۔ خاص کر آرم ڈیلرز والے بزنس مین۔"

مصطفی مجھے یارا اچھی والی فیلنگ نہیں آرہی۔ میرے خیال ہے تم ان چکروں میں مت پڑو۔ بہت عرصے سے سکون "

سے زندگی گزر رہی ہے سکندر ویسے بھی بہت خطرناک آدمی ہے۔" مصطفی دل شکن انداز میں مسکرایا اس نے دیکھا حیا

دروازہ کھول کر اس کے لئے کافی کا کپ لائی۔

سکندر رہو اور اچھی فیلنگ ہونا ممکن خیر اس نے بہت کچھ کیا ہے میرے لئے اینڈ آئی تھنک اِٹس ٹائیم ٹو ہیلپ ہم اور مجھے "

خطرے سے بھی کھیلنے کا زرا شوق ہو رہا ہے۔اب گُم ہو جاو کیونکہ میری بے بی گرل آگئی ہے۔ٹاک ٹو یو لیٹر۔" حیا نے

کپ ٹیبل پہ رکھا وہ سیدھی ہوئی کے مصطفی نے اس کے گرد بازو حمائل کر لیا اور اس کی گردن کو چھوا۔

" ولی بھائی سے بات ہو گئی؟"

" ہوں۔۔۔آ رہا ہے ہفتے کو۔ تمھارا کام کہہ دیا تھا میں نے۔"

اچھا یہ تو اچھی بات ہے پھر اس دن میں دعوت رکھتی ہوں فجر کو وقتانہ ہو ویسے بھی علیزے بیمار ہے اوپر سے بیچاری کے "

"ا گزامز ایسے میں وہ کیا کیا کرتی پھرے گی۔

علیزے بیمار ہے؟ کب مجھے بتایا کیوں نہیں؟" مصطفی اس سے الگ ہوا"

" بس فوڈ پوئیز نگ ہو گئی ٹھیک ہے فجر نے آنے سے منع کر دیا۔"

پاگل ہو میری بھانجی بیمار ہے اور تم کہہ رہی ہو نہیں جاتے۔بوئیز کیا کر رہے ہیں؟" مصطفی نے اسے گھورا۔حیا نے"

مسکراہٹ دبائی۔

براق گیٹار لیسن لے رہا ہے آن لائین اور الان پین کیکس بنا رہا ہے۔پتا نہیں میرے نیرڈی بیٹے کو بیکنگ اور کُکنگ کا "

" شوق کیسے ہو گیا۔

بس"

تم نے دوایاں ٹائیم پہ لی؟" وہ اس کا جائزہ لیتے ہوے بولا۔"

کھانا' دوایاں سب کچھ ٹائیم پہ لے رہی ہوں مسٹر اور میرے بچے میرا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ آپ کو فکر کرنے کی بالکل " ضرورت نہیں ہے۔ اچھا ایک بات بتائیں یہ سکندر کون ہے؟" مصطفی نے گھورا پھر اس کو اپنے قریب کرتے ہوے کہا

۔

وہ جو کوئی بھی ہے تمھارا کنسرن نہیں ہے۔ تم بس میرا نام لیا کرو بے بی گرل۔" پوزسیو انداز میں کہتا وہ حیا کو " آنکھیں گھمانے پہ مجبور کر گیا۔

"اور ایسا کیوں؟"

Because you're mine baby girl

ایک تو مصطفی دی بیسٹ کی پوزیسونس پہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"چلو پھر کوٹ اُٹھاو۔ بوئیز گھر میں ویسے بھی اکیلے رہ لیتے ہیں۔ "

oooooooooooooooooooooo

ارو دیکھو بابا کیا لائے؟" رمشا نے چہکتے ہوے ارہا کے گال پہ پیار کرتے ہوے کہا۔ سکندر نے رمشا کو دیکھا وہ بھی" نروس ہو کر۔ رمشا نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ ارہا نے اپنے ٹوئیز کے ساتھ کھیلتے ہوے سکندر کو دیکھا پھر اسے گھورا پھر بولی۔

نو ممی۔۔پاپا۔۔بیڈ۔۔پاپاہرٹ۔" وہ پھر کھیلنے لگی۔رمشااور سکندر کولگاان کی ارو کو تو یاد ہی نہیں ہو گا کہ کچھ دیر پہلے "

کیاہوا مگر وہ دونوں بھول گئے تھے کہ ارہاخاص بچی تھی۔اور پاپاتواس کے فیورٹ تھے۔سکندر کی ہر چیز۔ہر بات۔ہر

ادایاد ہوتی تھی اس کو تو یہ واقعہ بھی کیسے بھول جاتی۔

" !! اروپاپانوبیڈ!! باباز گریٹ۔باباز بیسٹ"

"نوپاپابیڈ۔پاپاہرٹ۔۔۔ممی۔بلڈ ممی۔بلڈ۔پاپاہرٹ۔۔پاپابیڈ۔ "

ارونو!! " رمشانے اس کے بال سہلائے۔"

"اروسٹر بو سے نہیں ملوگی۔"

سکندر نے اپنی بیٹی کو دیکھاجواس سے بہت ناراض تھی۔ارہانے مسٹر بو پہ اپناسر اُٹھایاپھر اتنے بڑے سے بھالو کو دیکھاجو

سکندر سے بھی بڑا تھا۔

( او ممی بر ممی بر۔۔" (ممی بیر یہ تو بیر ہے"

ارہانے بڑے اشتیاق سے اتنے بڑے سے بھالو کو دیکھا۔

اروپاپاکی جان یہ لو۔۔" سکندر نے جھک کر بیر سائیڈ پہ رکھااوراس نے ارہاکو دیکھاجو کھڑے ہو کر اس طرف آرہی "

تھی۔

( پاپاہی نوبیڈ؟" (پاپایہ بُرا تو نہیں ہے"

نہیں میری جان آپ کے پاپا ہی صرف بُرے ہیں باقی کوئی بُرا نہیں ہے۔" سکندر کا لہجہ بوجھل تھا۔رمشا نے سکندر کو" تنبیہ نظروں سے دیکھا کہ وہ ایسے مت بولے۔ارہا چلتے ہوئے سکندر کے بالکل قریب آگئی اور اپنی ننھی سی گردن اوپر کرتے ہوئے بھالو کو دیکھنے لگی پھر کھلکھلائی۔

بر پاپا بر۔۔پاپا نو بیڈ۔۔پاپا گڈ۔۔پاپا۔" سکندر اُداسی سے ہنس پڑا۔"

ارہا پاپا کو پاری نہیں دو گی؟" رمشا نے ارہا سے کہا۔ارہا نے سکندر کو دیکھا پھر آگے بڑھ کر سکندر کے گال پہ پیار کیا۔"

یو پاپا۔" تھینک یو پاپا۔ابھی یہ لفظ بار بار رمشا سکھا رہی تھی۔لیکن وہ یو ہی بول پائی۔"

تھینک یو میری جان۔" سکندر نے اسے اپنی باہوں میں لیا اور اس کے سر پہ پیار کیا۔"

"پاپا ہرٹ۔۔پاپا بیڈ۔۔پاپا نو ہرٹ۔۔پاپا گڈ۔ "

جاری ہے